روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 21 مئی 2013ء 10 رجب 1434 ہجری 21 ہجرت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 114

اشارے سے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے قریبی ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو تو تمہارا یہ کہنا بھی لغو فعل ہے (اشارے سے خاموش کرانا چاہئے)

(صحیح بخاری کتاب الجمعه باب الانصات حدیث نمبر:882)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کے صوبہ برٹش کولمبیا میں بیت الرحمٰن کا افتتاح فرمادیا

بیوت الذکر کی اصل زینت ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں

عبادت کا حق تقویٰ کے بغیر ادا نہیں ہوسکتا اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 2013ء بمقام بیت الرحمٰن وینکوور کینیڈا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 مئی 2013ء کو بیت الرحمٰن وینکوور کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا، حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ توبہ آیت نمبر 18 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے اس صوبے میں جو برٹش کولمبیا کہلاتا ہے جماعت احمدیہ کو اپنی بیت الذکر بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ بیت الذکر کی تعمیر سے دین حق کے تعارف کے نئے راستے کھلتے ہیں، دعوت الی اللہ کیلئے نئے رابطے پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے الہام وسع مکانک کے تحت مکانیت کی وسعت میں بیوت الذکر کی وسعت بھی شامل ہے۔ حضور انور نے بیوت الذکر کی تعمیر کی اہمیت اور عبادت کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا کہ گزشتہ ماہ ویلنسیا کی بیت الذکر کا افتتاح کیا تھا۔ اب وہاں سے رپورٹس آرہی ہیں کہ جہاں غیروں کی اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے، دین حق کے بارے میں وہ لوگ جان رہے ہیں وہاں غیر از جماعت احباب بھی نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں اور جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیوت الذکر کی تعمیر سے ذاتی طور پر برکات کے دروازے بھی کھلتے ہیں اور جماعتی برکات تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح نازل ہوتی ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ شروع میں تلاوت کی گئی آیت میں بیت الذکر کو آباد کرنے والوں کا ذکر ہے۔ بیوت الذکر کو آباد کرنے والے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہیں۔ حضور انور نے ایمان کی وضاحت اور تشریح بیان فرمائی۔ فرمایا کہ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا تعالیٰ کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے مومن کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی ہے کہ مومن کا دل ایک نماز سے دوسری نماز تک خانہ خدا میں اٹکا رہتا ہے۔ فرمایا کہ دنیاوی کام بھی انسان کے لئے ضروری ہیں لیکن ان دنیاوی کاموں کے دوران بھی خدا تعالیٰ یاد رہنا چاہئے پھر دنیاوی کاروبار بھی دین بن جاتا ہے۔ حضور انور نے مومنوں کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مومن سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور محبت کی انتہا عبادت ہے۔ فرمایا کہ خوف اور محبت دو ایسی چیزیں ہیں کہ بظاہر ان کا جمع ہونا بھی محال نظر آتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ایک الگ رنگ رکھتی ہے۔ جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا، اسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی اور جس قدر محبت الٰہی میں وہ ترقی کرے گا اسی قدر خدا تعالیٰ کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا۔ فرمایا کہ جب یہ مقام اور درجہ حاصل ہوتا ہے تو پھر انسان صحیح عابد اور بیت الذکر کا حق ادا کرنے والا بنتا ہے۔ فرمایا کہ عبادت کا حق تقویٰ کے بغیر ادا نہیں ہوسکتا اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔

حضور انور نے ایک حقیقی مومن کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بدی سے روکنے والا اور نیکی کی تلقین کرنے والا ہے۔ فرمایا کہ یہ کام اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک انسان اپنے قول و فعل میں ایک جیسا نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک حکم یہ ہے کہ لوگوں سے نرمی اور ملاطفت سے بات کریں۔ اس کا سب سے پہلا اظہار تو ہمارا آپس میں ہونا چاہئے اور خاص طور پر عہدیداروں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اس لئے سب سے پہلے تو ہمیں اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس بیت الذکر کے بننے سے جماعت اندرونی طور پر بھی مضبوط ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والی اور بیوت الذکر کو آباد کرنے والی ہو۔ یہ بیت الذکر اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کو سمیٹنے والی ہو اور دعوت الی اللہ کے بھی نئے دروازے اس بیت الذکر کے بننے سے کھلتے چلے جائیں۔

حضور انور نے آخر پر بیت الرحمٰن کے کچھ اہم کوائف بیان فرمائے اور پھر حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھا کہ بیوت الذکر کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے کہ اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خدا کا مقصد

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا کا مقصد ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 306)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خزائن مدفونہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 38)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقائق و معارف کے اس خزانے سے وافر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرسلہ: نظارت اشاعت ربوہ)

روحانی خزائن جلد 19 دستیاب ہے

مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق احباب جماعت کے مطالعہ کیلئے حضرت مسیح موعود کی کتابوں پر مشتمل روحانی خزائن جلد 19 سال رواں کیلئے مقرر کی گئی ہے۔ یہ جلد نظارت اشاعت سے دستیاب ہے۔ احباب جماعت استفادہ کریں۔

(نظارت اشاعت)

خطبہ جمعہ

اس ملک میں تو ہم نے ابھی بے انتہا کام کرنا ہے۔ اُس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے جو آج سے کئی صدیاں پہلے کھوئی گئی۔ یہاں رہنے والوں کو دوبارہ دینِ حق کی خوبیاں بتا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے

سب سے اہم چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا، اُس سے مدد مانگنا اور ایک اکائی بن کر دعوت الی اللہ کا کام کرنا ہے

بیت کی خوبصورتی اُس وقت کام آ سکتی ہے جب اس کے اندر آنے والوں کی روح کی خوبصورتی نظر آئے۔ جب ہر احمدی کے قول و فعل میں عبادت کے ساتھ ایک دوسرے کے لئے محبت اور پیار کے جذبات نظر آئیں

ہر احمدی کو یہ بات اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ حبل اللہ کو پکڑنا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھنا اور اُس کا شکر گزار ہونا تب حقیقت کا روپ دھارے گا، تب یہ قول سے نکل کر عمل کی شکل اختیار کرے گا، جب آپس کی محبت ہوگی، جب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے بھائیوں جیسا سلوک ہوگا

آج خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور مذہب کی خوبصورتی اگر کوئی بتا سکتا ہے تو جماعت احمدیہ ہے۔ وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود کو ماننے والے ہیں، وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہیں، جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے حبل اللہ کو پکڑنے کے سامان کئے ہوئے ہیں

مربیان کو خلیفۂ وقت نے تربیت کے لئے اور دعوت الی اللہ کے لئے اپنا نمائندہ بنا کر یہاں بھی اور دنیا میں بھی بھیجا ہے۔ آپ وہ واعظ ہیں جو نصیحت کرتے ہیں، جو یہ بات دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اگر نجات چاہتے ہو تو حبل اللہ کو پکڑ لو۔ اگر دنیا و آخرت سنوارنا چاہتے ہو تو محبت، پیار اور بھائی چارے کو فروغ دو۔ اگر مربیان خود اعلیٰ معیار قائم نہیں کریں گے تو دنیا کو کس طرح نصیحت کریں گے

مربیان کا سب سے زیادہ احترام، صدر جماعت اور امیر جماعت کو کرنا چاہئے اور اس احترام کی وجہ سے مربیان یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ اُن میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔ مزید اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے عہدیداران کا آپس کا رویہ اور ایک دوسرے کے ساتھ سلوک بھی بہت اچھا ہونا چاہئے

عام افرادِ جماعت یہ نہ سمجھیں کہ یہ ساری واقفینِ زندگی اور عہدیداران کی ذمہ داریاں ہیں۔ آپس میں محبت و پیار کو بڑھانا، صلح اور صفائی کو قائم رکھنا، اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سننا اور اُن پر عمل کرنا، حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانا، خلیفہ وقت کی باتوں پر لبیک کہنا یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے اور یہی چیز جماعت کی اکائی کو بھی قائم رکھ سکتی ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 / اپریل 2013ء بمطابق 5 شہادت 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الرحمٰن، ویلنسیا (سپین)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران آیات 104-105 اور سورۃ النحل آیت 126 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

یہ آیات سورۃ آل عمران اور سورۃ نحل کی ہیں۔ پہلی دو آیات سورۃ آل عمران کی ہیں، ان کا مطلب ہے کہ: اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔ اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

سورۃ نحل کی جو آیت ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

گزشتہ جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سپین کی اس دوسری (بیت) کا افتتاح ہوا۔ جماعت ساری بڑی خوش تھی بلکہ ہے۔ اور میں نے اس کے حوالے سے کچھ باتیں آپ سے کہی تھیں۔ اسی حوالے سے بعض امور کی طرف اب مَیں مزید توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ ہم دنیا میں ہر جگہ دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اس وقت ہماری جماعت کو (بیوت) کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

شہر میں ہماری جماعت کی (بیت) قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں (مومن) کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں (دین حق) کی ترقی کرنی ہو تو ایک (بیت) بنا دینی چاہیے۔ پھر خدا خود (مومنوں) کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ (بیت) میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض لِلّٰہ اُسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو۔ تب خدا برکت دے گا''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ اقتباس مَیں پہلے بھی کئی دفعہ پیش کر چکا ہوں لیکن اس میں بیان کردہ باتیں اتنی اہم ہیں کہ ہر احمدی کو بار بار اُنہیں سامنے رکھنا چاہئے۔ پہلی بات یہ کہ یہ خانۂ خدا ہے۔ خانۂ خدا کے لئے جو باتیں ہمیں پیشِ نظر رکھنی چاہئیں ان کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر یہ یقین ہے کہ خدا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی اس یقین پر قائم ہے کہ خدا ہے تو پھر اُس کے گھر کے احترام، عزت اور اُسے آباد کرنے کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی اور جب خدا تعالیٰ کی خاطر اُس کے گھر کو آباد کرنے کی طرف توجہ ہوگی تو پھر عبادت کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی۔

اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود (بیت) کے حوالے سے ہی فرماتے ہیں کہ:

''جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی (بیت) میں نماز با جماعت ادا کیا کریں''۔ فرمایا ''جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظرانداز کر دینا چاہیے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس پہلی بات جو خانۂ خدا کے حوالے سے یاد رکھنی چاہئے کہ یہ خانۂ خدا ہے اور ہر احمدی نے جو اس علاقے میں رہتا ہے، اس میں باجماعت نمازوں کی طرف توجہ کر کے اس کا حق ادا کرنا ہے اور باجماعت عبادت کا حق پھر اس طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہم نے محبت اور پیار اور اتفاق سے رہنا ہے۔

فرمایا کہ ''اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے''۔ یہ بات آج سے تقریباً ایک سو آٹھ سال پہلے حضرت مسیح موعود نے فرمائی۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) کی تربیت جس طرح ساتھ ساتھ ہو رہی تھی اور اُن کا تقویٰ جس معیار پر تھا وہ آج سے انتہائی بلند تھا۔ خدا کا خوف اُن میں زیادہ تھا۔ نمازوں کی توجہ اُن میں بہت بڑھ کر تھی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود کو ماننے والے وہ لوگ تھے جن کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق تھا۔ لیکن نبی کا کام ہے کہ تقویٰ کی تمام باریکیوں کو اپنے ماننے والوں کے سامنے رکھ کر اُن کو اعلیٰ معیار کی طرف رہنمائی کرے۔ اس لئے آپ نے ہر امکان کو کھول کر اپنے ماننے والوں کے سامنے رکھ کر نصیحت فرمائی کہ اس طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ آپ کو فکر تھی کہ یہ ابتدائی دور ہے۔ اگر اس میں معیارِ تقویٰ بلند نہ ہوا تو آئندہ آنے والوں کے سامنے ایسے نمونے نہیں ہوں گے جس سے وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

میں نے (رفقاء) حضرت مسیح موعود کے واقعات کا جو سلسلہ شروع کیا تھا، اس میں بہت زیادہ تشنگی رہ گئی ہے کیونکہ تمام (رفقاء) کے واقعات ہمارے سامنے نہیں آئے اور جو آئے وہ بھی بہت کم اور مختصر تھے۔ لیکن جو سامنے آئے وہی ایسے معیار کے ہیں جو (رفقاء) کے لئے دعاؤں کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اور اُن (رفقاء) کی نسل میں سے جو بعض شاید یہاں سپین میں بھی رہنے والے ہوں، اُن کو خاص طور پر اپنے بزرگوں کے لئے دعاؤں اور اُن کے نمونوں پر چلنے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور یہاں اس ملک میں تو ہم نے ابھی بے انتہا کام کرنا ہے۔ اُس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے جو آج سے کئی صدیاں پہلے کھوئی گئی۔ یہاں رہنے والوں کو دوبارہ دین (حق) کی خوبیاں بتا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے اور اس کے لئے سب سے اہم چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا، اُس سے مدد مانگنا اور ایک اکائی بن کر (دعوت الی اللہ) کا کام کرنا ہے۔

پس صرف حضرت مسیح موعود کا وقت ہی اتحاد اور اتفاق کو ترقی دینے کا وقت نہیں تھا بلکہ آج بھی جبکہ ہم بہت بڑا دعویٰ لے کر کھڑے ہوئے ہیں کہ اس ملک کو (دین حق) کے جھنڈے تلے لائیں گے، سب سے پہلے اپنے اندر اتفاق و اتحاد کو ترقی دینے اور اُس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر تمام عہدیداروں اور ہر فردِ جماعت نے اکائی بننے میں اپنا کردار ادا نہ کیا تو (بیت) اور خانۂ خدا کا حق ادا کرنے والے نہیں بن سکتے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ (بیت) کی خوبصورتی اُس وقت کام آ سکتی ہے جب اس کے اندر آنے والوں کی روح کی خوبصورتی نظر آئے۔ جب ہر احمدی کے قول و فعل میں عبادت کے ساتھ ایک دوسرے کے لئے محبت اور پیار کے جذبات نظر آئیں۔ اس بات کو قرآنِ کریم نے بھی کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ میں نے جو آیت شروع میں تلاوت کی۔ اس کا ترجمہ بھی آپ نے سن لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپس میں محبت اور پیار پیدا کرو۔ پس اگر یہ پیدا نہیں ہوگا تو خدا تعالیٰ کے بِنا گمراہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام اور احسان ہے کہ تمہیں اُس نے ایک کر دیا۔ پس خدا تعالیٰ کے ہر ارشاد پر، ہر حکم پر، ہر ہدایت پر ایک سچے مومن کو غور کرنا چاہئے۔ ان حکموں سے نہ مَیں باہر ہوں، نہ آپ باہر ہیں، نہ کوئی عہدیدار باہر ہے، نہ کوئی مربی یا (-) باہر ہے، نہ ہی کوئی فردِ جماعت باہر ہے، چاہے وہ مرد ہے یا عورت ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی رسی کو ہم مضبوطی سے پکڑے رکھیں گے، جب تک ہم قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے بنے رہیں گے، جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھیں گے کہ اُس نے ہمیں احمدی ہونے اور احمدیت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائی، ہم اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلامِ صادق اور زمانے کے امام کی باتوں کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے، ہم اللہ تعالیٰ کی نعمت کا حق ادا کرنے والے اور اُس کے انعاموں اور احسانوں کا شکر ادا کرنے والے ہوں گے۔

جب تک ہم میں سے ہر ایک جو خلیفہ وقت سے عہدِ بیعت باندھتا ہے، خلیفہ وقت کی باتوں کو نہ صرف سنے گا بلکہ اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی قدر کرنے والا کہلائے گا۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآنِ کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود اور خلافت احمدیہ یہ سب حبل اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی رسّی ہیں۔ اُن میں سے ایک کڑی بھی اگر ایک احمدی نظرانداز کرے گا تو وہ اُن لوگوں میں شمار ہوگا جو دوبارہ آگ کے گڑھے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ حبل اللہ کو پکڑنا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھنا اور اُس کا شکرگزار ہونا تب حقیقت کا روپ دھارے گا، تب یہ قول سے نکل کر عمل کی شکل اختیار کرے گا جب آپس کی محبت ہوگی۔ جب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے بھائیوں جیسا سلوک ہوگا تب ہی ایک احمدی حقیقت میں ہدایت یافتہ اور آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچایا جانے والا کہلائے گا۔ جب ہر قسم کے تفرقہ سے اپنے آپ کو پاک رکھے گا تبھی ایک احمدی حقیقی احمدی کہلائے گا۔ جب ہر قسم کی ذاتی اَناؤں سے ہر احمدی اپنے آپ کو بچائے گا، جب خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے محبت ہوگی تب ہی ایک احمدی حقیقی احمدی بنتا ہے۔

پس خوش قسمت ہیں وہ جو اس نہج پر اپنی سوچوں کو ڈالیں، اپنے قول کو اس طرح ڈھالیں، اپنے عمل کو اس کے مطابق ڈھالیں۔ اور جب یہ معیار ہم حاصل کر لیں گے تو پھر ہی دوسروں کو بھی ہم دعوت دے سکتے ہیں اور پکار پکار کر اعلان کر سکتے ہیں کہ ''آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے''۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 225)

آج بیشک ایک طبقہ دین سے ہٹا ہوا ہے بلکہ بہت بڑی تعداد دنیا میں دین سے ہٹ گئی ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خاص طور پر مغربی ممالک میں تو خدا تعالیٰ کے وجود سے بھی انکاری ہیں۔ لیکن سپین ایک ایسا ملک ہے جہاں اب بھی ایک اچھی خاصی تعداد ہے، ایسا طبقہ ہے جس کا مذہب کی طرف رجحان ہے۔ یہاں دو دن پہلے جو سپینش لوگوں کے ساتھ ریسپشن (Reception) تھی تو میرے ساتھ یہاں ویلنسیا کی پارلیمنٹ کے صدر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ باتوں میں مجھے یہ اظہار کرنے لگے اور بڑی فکر سے یہ اظہار تھا کہ اب لوگ دین سے دور جا رہے ہیں، ہمیں اُن لوگوں کو دین کی طرف لانے کی طرف کوشش کرنی چاہئے۔ ابھی تک جن لوگوں سے بھی مغرب میں میرا واسطہ پڑا ہے تو عموماً اس لیول کے آدمی دین سے ہٹے ہوئے ہی ہوتے ہیں اور دنیاداری کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں اس سطح پر بھی مَیں نے دیکھا ہے کہ دین کی طرف رجحان ہے۔ مذہبی آدمی ہیں تو یہ فکر ایسے لوگوں کو بھی ہے۔

دین جو حقیقی دین ہے، وہ تو اب خدا تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ (دین حق) ہے۔ اس لئے کوئی اور دین نہ تو بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب لا سکتا ہے اور نہ ہی اُس میں اتنی سکت ہے۔ اب صرف دین (حق) ہی ہے جو بندے کو خدا کے قریب کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ لیکن (دین حق) کو پھیلانے کی بھی جن لوگوں کی ذمہ داری ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے حبل اللہ کا سرا پکڑا دیا ہے، وہ احمدی ہیں۔ پس اگر ہمارے قول و فعل میں تضاد ہوگا۔ اگر ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر اختلاف کرنے بیٹھ جائیں گے، ایسے اختلاف جو ہماری اکائی کو نقصان پہنچانے والے ہوں، جو ہمارے ذمّہ کاموں کو بجا لانے اور اُن کے اعلیٰ نتائج نکالنے میں روک بننے والے ہوں تو یقیناً ہم خدا تعالیٰ کے آگے جوابدہ ہوں

گے۔

جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ میں بھی بتایا تھا کہ صدیوں پہلے ہزاروں سپینش جن کی بنیاد اسلام تھی، ان میں سے ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اسلام میں دوبارہ داخل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں لیکن حقیقی (دین) کا ابھی ان کو پتہ نہیں تو حقیقی (دین) سے ہم نے اُنہیں آگاہ کرنا ہے۔ یورپ اور دوسرے مغربی ممالک میں وہاں کے مقامی کئی ایسے احمدی ہیں جو روحانیت کی تلاش میں (مومن) ہوئے لیکن (مومن) لیڈروں یا علماء نے اُنہیں اُس روحانی مقام کی طرف رہنمائی نہیں کی جس کی اُن کو تلاش تھی تو پھر مزید جستجو اُن میں پیدا ہوئی اور پھر وہ احمدیت کے قریب لے آئی۔ تو یہ بات ہر احمدی کے لئے باعثِ توجہ ہے کہ نئے آنے والوں کو احمدیت کی آغوش میں روحانی سکون ملتا ہے اور اس کے لئے ہمیں جو پرانے احمدی ہیں اُن کو بھی اپنے اوپر نظر رکھنی ہوگی۔ اگر پرانے احمدیوں نے اور خاص طور پر پاکستانی احمدی جو باہر آباد ہیں، اُنہوں نے اپنی ذمہ داری کو ادا نہ کیا تو ان سچ کے متلاشیوں کو وہ دین سے دور کرنے والے ہوں گے اور وہ کردار ادا کر رہے ہوں گے کہ ان کو دین سے دور کریں۔

پس ہر احمدی کو اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے۔ ریسپشن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اس میں مَیں نے (دینی) تعلیمات کے حوالے سے مختصراً مختلف پہلو بیان کئے تھے تو ایک خاتون جو مجھے سپینش لگیں، کھانے کے بعد ملنے آئیں، سکارف وغیرہ باندھا ہوا تھا تو انہوں نے بتایا کہ مَیں (-) ہوں۔ میں نے اُنہیں کہا آپ شکل سے تو سپینش لگتی ہیں اور یہ بھی بتایا کہ میں فلاں (-) تنظیم کی عہدیدار ہوں اور مجھے کہنے لگیں کہ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم بڑے اچھے رنگ میں تم نے بیان کی ہے اور مجھے اس کی بڑی خوشی ہوئی ہے۔ جب میں نے اُنہیں یہ کہا کہ آپ سپینش لگتی ہیں تو مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر جو پرانے (مربی) تھے، اُن کے ایک بیٹے جو میرے ساتھ کھڑے تھے، اُنہوں نے کہا کہ سپینش ہی ہیں اور اب انہوں نے (دین حق) قبول کیا ہے۔ انہوں نے لفظ convert ہوئی ہیں، استعمال کیا تھا۔ تو وہ خاتون فوراً بولیں کہ نہیں، مَیں convert نہیں ہوئی بلکہ مَیں اپنے دین میں، اپنے باپ دادا کے دین میں دوبارہ واپس آئی ہوں۔

تو یہاں ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کو اپنے آباؤ اجداد کے دین اور اپنی بنیادوں اور اپنی روٹس (Roots) کی تلاش ہے۔ پس ہمیں ایسے علاقوں میں، ایسے لوگوں میں بہت کوشش سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن بار بار مَیں کہہ رہا ہوں کہ اگر اس کام میں برکت ڈالنی ہے تو اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہمیں ڈھالنا ہوگا۔ حقیقی (دین) کی تلاش کی پیاس ہم ہی بجھا سکتے ہیں۔ ایک احمدی ہی بجھا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے جو یہ فرمایا کہ سمجھو کہ (دین حق) کی ترقی کی بنیاد (بیت) بنانے سے پڑ گئی تو ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دی کہ قیامِ (بیت) میں نیت بہ اخلاص ہو، تب فائدہ ہوگا۔ پس (بیت) کے قیام اور (بیت) کی آبادی میں اخلاص ہی کام آئے گا۔ نہ کہ کوئی چالاکی، نہ ہوشیاری، نہ علم، نہ عقل۔ گو یہ چیزیں بھی ساتھ ساتھ کام کرتی ہیں لیکن اخلاص پہلی اور بنیادی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول پہلی اور بنیادی چیز ہے۔ اور جب ذاتی مفادات اور عُہدوں اور اَناؤں سے اونچا ہو کر سوچیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ (بیت) بشارت پیدرو آباد کی برکت بھی ہمیں نظر آئے گی اور (بیت) بیت الرحمٰن ویلنسیا کی تعمیر کے خوش کن نتائج بھی ہم دیکھیں گے۔

اس (بیت) کے افتتاح میں جیسا کہ میں نے بتایا، پھر ریسپشن ہوئی، اور اتنے بڑے پیمانے پر یہ پہلی ریسپشن جماعت احمدیہ سپین نے آرگنائز کی تھی جس میں ہمسایوں کے علاوہ پڑھے لکھے لوگ اور سرکاری افسران اور سیاستدان بھی آئے۔ ہر طبقے کے لوگ تھے اور بڑا اچھا اثر لے کر گئے ہیں۔ اکثر نے یہ کہا کہ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم آج ہم نے پہلی دفعہ سنی ہے۔ بعض نے کہا ہم بڑے جذباتی ہو رہے تھے بلکہ بعض تو خدا تعالیٰ کا انکار کرنے والے ہیں، جنہیں اتھی اسٹ (atheist) کہتے ہیں، انہوں نے بھی کہا کہ ہمیں بہت کچھ مذہب کے بارے میں پتہ چلا بلکہ ڈاکٹر منصور صاحب کہہ رہے تھے کہ ان کے ایک واقف کار ڈاکٹر ہیں وہ کافی جذباتی تھے۔

پس آج خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور مذہب کی خوبصورتی اگر کوئی بتا سکتا ہے تو جماعت احمدیہ ہے۔ وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود کو ماننے والے ہیں۔ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہیں، جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے حبل اللہ کو پکڑنے کے سامان کئے ہوئے ہیں۔ یہ آپ لوگ بعد میں پروگراموں میں بھی دیکھ لیں گے، رپورٹس میں بھی شائع ہو جائے گا۔ ایم ٹی اے نے بھی ریسپشن میں آنے والے بہت سارے لوگوں کے انٹرویو ریکارڈ کئے ہیں جنہوں نے (بیت) کے بارے میں بھی، (دین حق) کے بارے میں بھی اپنے تاثرات بیان کئے ہیں۔ ان میں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ویلنسیا کی اسمبلی کے سپیکر بھی تھے۔ یہ کہیں گئے ہوئے تھے، شاید میڈرڈ گئے ہوئے تھے۔ یہاں رہنے والے جانتے ہی ہیں کہ کتنا فاصلہ ہے۔ ٹرین پر بھی تقریباً دو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اُن کو آنے میں دیر ہو گئی تو اُن کے سٹاف نے یہ کہہ دیا کہ وہ نہیں آ سکتے۔ لیکن وہ پروگرام سے ایک گھنٹہ پہلے یہاں سٹیشن پر پہنچے اور اپنے ڈرائیور کو کہا کہ سیدھے (بیت) چلو۔ اپنے کسی سرکاری کام سے گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ آج وزیرِ خارجہ کے ساتھ کوئی میٹنگ تھی، مَیں دوپہر وہاں گزار کے آیا ہوں۔ لیکن پھر بھی انہوں نے (بیت) کے پروگرام کو اہمیت دی اور سیدھے یہاں تشریف لائے۔ پہلے ان کا خیال تھا کہ یہاں آدھا گھنٹہ بیٹھوں گا اور پھر چلا جاؤں گا۔ لیکن پھر کافی دیر بیٹھے، بڑی دلچسپی سے باتیں سنیں، باتیں کیں اور کہنے لگے کہ (دین حق) کی تعلیم بڑی خوبصورت ہے جو تم نے بیان کی ہے۔ اسی طرح کئی اور لوگ بھی تھے جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ سیاست دان تھے، وکیل تھے، ڈاکٹر تھے، ممبر آف پارلیمنٹ تھے تو سب نے بڑا اچھا تأثر لیا۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ پہلا فنکشن تھا جو سپین کی جماعت نے اس پیمانے پر آرگنائز کیا اور 108 کے قریب یہ سپینش افراد تھے جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ ہمسائے جو پہلے یہاں (بیت) بنانے کے مخالف تھے، اُن میں سے بھی کئی آئے ہوئے تھے۔ اُن میں بعض کو اگر کوئی شبہات تھے جن کا اُس وقت انہوں نے اظہار بھی کیا تو میری تقریر کے بعد وہ دُور ہو گئے۔ میں نے ہمسایوں کے حقوق اور (دین حق) میں اس کی اہمیت سے بھی بات شروع کی تھی۔ تو بہرحال اس (بیت) کے بننے کے بعد دنیا کی اب اس طرف نظر ہے۔ اب یہ بن گئی ہے اور افتتاح کے بعد اخباروں میں آنے کے بعد مزید نظر ہو گی۔ ہم نے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ پس اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ان تلاوت کردہ آیات میں سے آل عمران کی پہلی آیت میں تو اتفاق و اتحاد کی طرف زور دیا ہے تا کہ ہدایت پر قائم رہو اور گمراہی سے بچو اور اللہ تعالیٰ کے انعامات سے حصہ لیتے چلے جاؤ۔ تو دوسری آیت میں فرمایا کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ کرنے والی ہو، جو بھلائی کی طرف بلانے والی ہو۔

پس یہ ایک جماعت ایسی ہو جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیکیوں کی تلقین کرے اور برائیوں سے روکے اور یہ جماعت سب سے پہلے (-) اور مربیان کی جماعت ہے۔ وہ پہلے مخاطب ہیں۔ کیونکہ آپ مربیان کو خلیفۂ وقت نے تربیت کے لئے اور (دعوت الی اللہ) کے لئے اپنا نمائندہ بنا کر یہاں بھی اور دنیا میں بھی بھیجا ہے۔ آپ وہ واعظ ہیں جو نصیحت کرتے ہیں، جو یہ بات دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اگر نجات چاہتے ہو تو حبل اللہ کو پکڑ لو۔ اگر دنیا و آخرت سنوارنا چاہتے ہو تو محبت، پیار اور بھائی چارے کو فروغ دو۔ اگر خود مربیان اور (-) اعلیٰ معیار قائم نہیں کریں گے تو دنیا کو کس طرح نصیحت کریں گے۔ مربیان کا کام جماعت کی تربیت بھی ہے اور (دعوت الی اللہ) بھی۔

پس دونوں کاموں کے لئے بلند حوصلہ ہونا اور بلند حوصلہ دکھانا بہت ضروری ہے۔ صبر کے اعلیٰ معیار قائم کرنے بہت ضروری ہیں۔ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنا اور کروانا بہت ضروری ہے۔ اپنے قول و فعل میں مطابقت رکھنا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، **مربیان جماعت کی دینی اور روحانی ترقی کے لئے خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں**۔ پس اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ سخت حالات بھی آئیں گے۔ بعض لوگوں اور عہدیداران کے رویے ایسے بھی ہوں گے جو پریشان کریں گے۔ بعض موقعوں پر صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہوگا۔ آخر انسان انسان ہے لیکن فوراً دعا اور استغفار اور اس سوچ کو سامنے لائیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ جماعت کی تربیت کے اعلیٰ معیار بھی قائم کرنے ہیں اور بھٹکی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے بھی لے کر آنا ہے۔ جب یہ سوچ ہوگی تو کسی کی بات آپ کو اپنے مقصد کے حصول سے یا حصول کی کوشش سے ہٹا نہیں سکے گی۔ اَلْعِزَّةُ لِلّٰه ہر وقت آپ کے سامنے رہے گا۔ آپ نے اپنی زندگیاں وقف کرنے کا جو ایک عہد کیا ہے وہ آپ کے سامنے رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عزت ہی آپ کے سامنے رہے گی نہ کہ اپنی، تو عہدیداران کے غلط رویوں کی برداشت آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا رہی ہوگی۔ کیونکہ ہر قسم کے حالات میں آپ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ پر عمل کر رہے ہوں گے۔

پس مربی کا کام صرف اپنے آپ کو تفرقہ سے بچانا اور آگ کے گڑھے سے دور کرنا نہیں ہے بلکہ دنیا

کو بھی تفرقہ سے بچانا ہے اور آگ کے گڑھے سے دُور کرنا ہے اور یہ کام جیسا کہ میں نے کہا، قربانی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

پھر دوسرے نمبر پر اس آیت کے تحت وہ گروہ بھی آتا ہے جو جماعتی عہدیدار ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ جماعتی عہدیداروں کے سپرد بھی ایک امانت ہے اور امانت کا حق ادا نہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ سکتے ہیں۔ یہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ تم پوچھے جاؤ گے اور امانت کا حق تبھی ادا ہوگا یا ہوسکتا ہے جب اپنے قول و فعل میں مطابقت پیدا کی جائے۔ عُہدے صرف عُہدے لینے کے لئے نہ ہوں بلکہ خدمت کے جذبے اور اخلاص و وفا کے نمونے قائم کرنے اور کروانے کے لئے ہوں۔ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ کا ارشاد ہمیشہ پیشِ نظر ہو۔

(کنزالعمال جلد 6 صفحہ 302 کتاب السفر، قسم الاقوال، الفصل الثانی آداب متفرقۃ حدیث نمبر 17513 دارالکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن 2004ء)

عہدیداران کے اپنے نمونے افرادِ جماعت کو بھی نیکیوں پر قائم کرنے والے ہوں۔ اگر خود اپنے قول و فعل میں تضاد ہے تو دوسرے کو کیا اور کس منہ سے نصیحت کر سکتے ہیں۔ دوسرا تو پھر آپ کو منہ پر کہے گا کہ پہلے اپنی برائیاں درست کرو، اپنی زبان کو شستہ کرو، اپنے اخلاق کو بہتر کرو، اپنی دینی حالت کو سنوارو، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کرو، اپنی نمازوں کو درست کرو، اپنے دنیاوی معاملات میں بھی انصاف قائم کرو، اپنی ایمانداری کے معیار بھی بڑھاؤ، جماعت کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لئے ایک درد پہلے اپنے اندر پیدا کرو، یہ ہر عہدیدار کی ذمہ داری بھی ہے۔ مربیان جو خلیفہ وقت کے دینی تربیت کے لئے نمائندے ہیں، اُن کا احترام کرو۔ یہ بھی عہدیداروں کا سب سے بڑا کام ہے کہ مربیان کا احترام کریں۔ غرض اپنی ظاہری اور باطنی حالت کو (دین حق) کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرو۔ تب ہی تم یہ کہہ سکتے ہو کہ تم اُن لوگوں میں شامل ہو جو نیکیوں کو قائم کرنے والے اور برائیوں سے روکنے کا حق رکھتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہر سطح پر جماعت کے، ہر عہدیدار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر صدر جماعت اور امیر جماعت کو، جو جو جہاں جہاں ہے ورنہ یہ لوگ جماعت میں تفرقہ کا موجب بن رہے ہیں۔ مربیان اور (-) کا سب سے زیادہ احترام، صدر جماعت اور امیر جماعت کو کرنا چاہئے اور اس احترام کی وجہ سے مربیان یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ اس سے اُن میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف مزید توجہ پیدا ہونی چاہئے۔ اور جب ہم ہر سطح پر اس کے معیار حاصل کر لیں گے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی تربیت کے مسائل بھی حل ہوں گے، بہتر ہوں گے اور (دعوت الی اللہ) کے میدان میں بھی ہم غیر معمولی فتوحات دیکھیں گے۔ یہ اکائی اور احترام اور اتفاق ہمارے ہر کام میں برکت ڈالے گا۔ یہ بھی واضح کر دوں کہ عہدیداران کا آپس کا رویہ اور سلوک بھی ایک دوسرے کے ساتھ بہت اچھا ہونا چاہئے، معیاری ہونا چاہئے۔ یہ بھی بہت ضروری ہے اور یہ کاموں میں برکت ڈالنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اگر پھوٹ پڑی رہے، ایک دوسرے سے اختلافات بڑھتے چلے جائیں، عزتوں اور اَناؤں کا سوال پیدا ہوتا چلا جائے، صبر اور حوصلہ کم ہوتا جائے تو پھر نتیجے بہت منفی قسم کے نکلتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک آیت کی تفسیر میں ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک رئیس تھا، اُس کے پاس کسی شخص نے شکایت کی کہ آپ کا جو فلاں عزیز ہے یا امیر زادہ ہے اُس نے مجھے بڑی گالیاں دی ہیں۔ اُس رئیس نے اُس کو (دوسرے شخص کو، امیر زادے کو) بلایا اور اُس کو بے انتہا گالیاں دیں اور وہ خاموشی سے سنتا رہا۔ اُس کے بعد رئیس نے اُسے کہا کہ تم نے اس شخص کو کیوں گالیاں دیں؟ تو وہ امیر زادہ کہنے لگا کہ اس شخص نے پہلے مجھے برا بھلا کہا تھا اور مجھ سے صبر نہیں ہوسکا اس لئے میں نے اس کو گالیاں دیں۔ تو اُس رئیس نے اُسے کہا کہ مَیں نے تمہیں گالیاں دیں اور تم خاموشی سے سنتے رہے۔ اس کا مطلب ہے یہ بات نہیں کہ تم میں صبر نہیں تھا۔ تم میں صبر تھا تو تم میری باتیں سنتے رہے۔ صرف اس لئے تم نے اس کو گالیاں دیں اور ضرورت سے زیادہ برا بھلا کہہ دیا کہ وہ تمہارے سے کم تر تھا یا تم اُس کو کمتر سمجھتے تھے اور اگر تم صبر دکھاتے، جو دکھا سکتے تھے اور یہی تم نے میرے سامنے دکھایا جب مَیں نے تمہارے صبر کا ٹیسٹ لیا۔

(ماخوذ از حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 454 سورۃ آل عمران زیر آیت نمبر 18)

پس صبر دکھانے کے یہ ہمارے معیار ہیں کہ جس طرح ہم اونچے کے سامنے صبر کرتے ہیں، اپنی حیثیت سے بڑے کے سامنے یا طاقتور کے سامنے ہم صبر کرتے ہیں، کمزور یا اپنے برابر والے سے بھی اتنا ہی صبر دکھائیں تو تبھی ہم ہر قسم کے فتنے اور فساد ختم کر سکتے ہیں۔ دنیا کو ہم نصیحت کرتے ہیں، (دین حق) کی خوبصورت تعلیم بتاتے ہیں، لیکن وقت آنے پر ہم میں سے وہ اکثریت ہے جو صبر کا دامن چھوڑ دیتی ہے۔ اگر ہم یہ معیار حاصل کر لیں تو ہماری (دعوت الی اللہ) کے میدان بھی مزید کھلتے چلے جائیں گے۔

عام افرادِ جماعت یہ نہ سمجھیں کہ یہ ساری واقفینِ زندگی اور عہدیداران کی ذمہ داریاں ہیں، آپس میں محبت و پیار کو بڑھانا، صلح اور صفائی کو قائم رکھنا، اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سننا اور اُن پر عمل کرنا، حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانا، خلیفہ وقت کی باتوں پر لبیک کہنا یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے اور یہی چیز جماعت کی اکائی کو بھی قائم رکھ سکتی ہے۔ عہدیداران کی عزت و احترام کرنا اور جماعتی معاملات میں اُن کی اطاعت کرنا یہ ہر فردِ جماعت پر فرض ہے۔ آپس کے تعلقات میں گھروں میں بھی اور باہر بھی اپنے اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کرنا، ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ تبھی آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچائے جائیں گے اور پھر صرف خدا تعالیٰ نے یہی نہیں کہا کہ (دعوت الی اللہ) صرف (مربیان) کا کام ہے یا چند اُن لوگوں کا کام ہے جو اپنے آپ کو دعوتِ الی اللہ کے لئے پیش کر دیتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کا ذکر کیا ہے لیکن دعوتِ الی اللہ کے بارے میں عام حکم ہے۔ اگر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کے پیروی کرنے اور اسوہ پر چلنے کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو (دعوت الی اللہ) کے کام میں بھی پیروی کرنی ہوگی۔

مَیں نے جو تیسری آیت سورۃ نحل کی پڑھی، اُس میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے اور یہ ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے۔ یہ ہر ایک کی ذمہ داری ہے، ہر مربی کی، ہر عہدیدار کی، ہر فردِ جماعت کی، مرد کی اور عورت کی کہ خدا کے راستے کی طرف بلائیں اور پھر بلانے کا طریق بھی بتا دیا۔ فرمایا کہ حکمت سے خدا تعالیٰ کی طرف بلاؤ۔

اب جو تمہارا تعارف دنیا میں پھیل رہا ہے، لوگ تمہاری طرف متوجہ ہو رہے ہیں، (بیت) کے بننے کے ساتھ مزید راستے (دعوت الی اللہ) کے کھل رہے ہیں، اخباروں نے بھی لکھنا شروع کر دیا ہے تو اللہ یہ فرماتا ہے کہ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے (دعوت الی اللہ) کی حکمت کو سمجھ کر پھر اس فریضے کو ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے جو حکمت کا لفظ (دعوت الی اللہ) کے لئے استعمال کیا ہے تو اس کے بہت سے معنی ہیں، مختلف حالات اور مختلف لوگوں کے لئے راستوں کی طرف نشاندہی کر دی، کس طرح کن لوگوں سے تم نے واسطہ رکھنا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ دین کا علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے جو قرآنِ کریم کے پڑھنے، اُس کی تفاسیر کے پڑھنے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ اس سے اپنی دلیلوں کو مضبوط کرو۔ پھر بعض باتیں جن کی مزید وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں فرمائی ہوئی ہے، اُن کے ذریعہ سے دلیلوں کو مضبوط کرو۔ (دین حق) کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بعض اعتراض کئے جاتے ہیں تو ان کے بارے میں بھی مضبوط دلیلیں قائم کرو اور مزید حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

پھر حکمت کے معنی عدل کے بھی ہیں۔ بحث میں ایسی باتیں اور ایسی دلیلیں کبھی نہیں لانی چاہئیں جو اعتراض پر مبنی ہوں اور بجائے اس کے کہ (دین حق) کی اس تعلیم کے ہر موقع پر ایک (مومن) سے انصاف کے تقاضے پورے ہونے چاہئیں، بعض ایسی باتیں ہو جائیں جو اچھے اثر کے بجائے غلط اثر ڈالیں، جو انصاف کے بجائے ظلم پر مبنی ہوں۔ غیر احمدیوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں علمی لحاظ سے مار کھانے لگتے ہیں، فوراً ظلم اور گالی گلوچ اور ایسی باتوں پر اتر آتے ہیں جو بجائے خدا کے کلام کی حکمت ظاہر کرنے کے اُن کا گند ظاہر کر رہی ہوتی ہے۔ ہمیں تو حضرت مسیح موعود نے اپنے علم کلام سے اس قدر لَیس فرما دیا ہے کہ ہمارے کسی قول سے (دعوت الی اللہ) کے دوران ناانصافی اور ظلم کا اظہار ہو ہی نہیں سکتا۔

پس حکمت سے (دعوت الی اللہ) کے لئے حضرت مسیح موعود کے کلام کا مطالعہ بھی ضروری ہے اور یہ صرف (دعوت الی اللہ) میں ہی مدد نہیں دے گا بلکہ یہ ہر احمدی کی تربیت میں بھی ایک کردار ادا کر رہا ہوگا

اسی طرح حکمت نرمی اور بردباری کو بھی کہتے ہیں۔ اس میں صبر بھی شامل ہے۔ (دعوت الی اللہ) میں نرمی اور صبر بہت ضروری چیز ہے۔ بہت نئے آنے والے جو ہیں خاص طور پر پوچھتے ہیں کہ ہم اپنے رشتہ داروں کو کس طرح (دعوت الی اللہ) کریں؟ بعض قریبیوں کے لئے اُن کے دل میں بڑا درد ہوتا ہے۔ ان کی ایک بے چینی کی کیفیت ہوتی ہے۔ خاص طور پر جب وہ اپنے عزیزوں کو احمدیت کے

بارے میں بتاتے ہیں تو بجائے باتیں سننے کے آگ بگولہ ہو جاتے ہیں اور سختی سے کلام کرتے ہیں تو اُس وقت ہر احمدی کا کام ہے کہ نرمی اور صبر کا مظاہرہ کرے۔ یہ حکمت ہے اور یہ بہت ضروری چیز ہے۔ بہت سوں کے دل جو ہیں وہ حکمت سے نرم ہو جاتے ہیں۔ صبر اور نرمی سے نرم ہو جاتے ہیں۔ کئی لوگ اپنے واقعات لکھتے ہیں کہ ہمارے صبر اور حوصلہ ایسا تھا کہ لگتا تھا کہ دامن چھوٹ رہا ہے لیکن ہم صبر کرتے رہے اور ہمارا صبر رنگ لایا اور ہمارا فلاں عزیز اب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

پھر جو حکمت کا قرآنِ کریم میں لفظ آیا، لغت میں اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ جو چیز جہالت سے روکے۔ یعنی (دعوت الی اللہ) کرنے والے کو ایسی بات کہنی چاہئے جو دوسرے کو جاہلانہ باتیں کرنے سے روکے۔ اُس کے مزاج کے مطابق باتیں ہوں۔ ایسی بات نہ ہو کہ ایسی باتیں تمہارے منہ سے نکل جائیں جو اُس کو مزید جہالت پر ابھارنے والی ہوں۔ بیشک (-) کا طبقہ یا بعض ایسے لوگوں کا طبقہ جن کے دل پتھر ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے اُن کے لئے جہالت کی موت ہی مقدر کر دی ہے، اگر حکمت سے ان میں سے ہر ایک کی طبیعت اور علم کی حالت کو سمجھتے ہوئے بات کی جائے تو وہاں دل نرم ہونے شروع ہو جاتے ہیں یا کم از کم اگر انسان مانتا نہیں تو خاموش ضرور ہو جاتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والے اور مذہب کے خلاف جو لوگ ہیں اُن کے بھی دل نرم ہو جاتے ہیں اور وہ غلط اور جاہلانہ اعتراضات کرنے سے باز آ جاتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا ریسپشن کی مثال دیتا ہوں، یہاں آنے والوں میں بہت سارے لامذہب لوگ بھی تھے۔ اُن میں سے ایک جوڑے نے جو ڈاکٹر تھے جب قرآن اور حدیث کے حوالے سے میری باتیں سنیں، تو کہنے لگے کہ یہ مذہب کی باتیں دل کو ایسی لگ رہی ہیں کہ دل چاہتا ہے سنتے چلے جائیں۔ وہ مجھے ملے بھی تھے۔ پس (دین حق) کی تعلیم تو ایسی پُرحکمت تعلیم ہے کہ اگر ماحول کے مطابق دنیا کے سامنے پیش کی جائے تو دل پر اثر کرتی ہے۔

مَیں دوبارہ کہتا ہوں کہ اب یہ میدان جو صاف ہو رہے ہیں اور یہ تعارف جو بڑھ رہے ہیں انہیں آپ نے سنبھالنا ہوگا۔ اور انہیں سنبھالنا آپ میں سے ہر ایک کا کام ہے۔

پھر حکمت یہ بھی تقاضا کرتی ہے کہ کبھی کوئی غلط بات نہ ہو بلکہ سچی اور صاف بات ہو اور (دین حق) نے تو ایسی خوبصورت اور سچی تعلیم دی ہے، (دین حق) ایسا خوبصورت اور سچا مذہب ہے کہ اس کے لئے کوئی ضرورت ہی نہیں ہے کہ کوئی گول مول بات کی جائے۔ ہم اُن (-) کی طرح نہیں جو کہتے ہیں کہ حکمت کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اگر جھوٹ بھی بولنا ہو تو بول دو اور یہ اُن کی تفسیروں کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ وہ حکمت کیسی ہے جس میں جھوٹ ہے؟ جہاں جھوٹ آیا وہاں انصاف، عدل اور امن ختم ہوا۔ اور جہاں یہ چیزیں ختم ہوئیں وہاں فتنہ و فساد پیدا ہوا اور یہی چیز آجکل ہم پاکستان میں اور دوسرے (-) ملکوں میں دیکھ رہے ہیں اور جب فتنہ پیدا ہو تو پھر وہاں (دین) نہیں رہتا۔

پس (دین حق) کی حقیقی تعلیم اگر کوئی پھیلا سکتا ہے، اگر کوئی بتا سکتا ہے تو وہ احمدی ہے جس کی ہر بات صداقت، عدل اور علم پر منحصر ہے۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہر احمدی کی جو ہم نے ادا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسی طرح حکمت کے تقاضے پورے کرو۔ یعنی اپنے علم کو بڑھاؤ، اپنے صبر کے معیار کو بڑھاؤ، اپنے عدل کے معیار کو بڑھاؤ، اپنی روزمرہ زندگی میں جس چیز کا اظہار ہوتا ہو، وہ کرو۔ اپنے اندر مزاج شناسی پیدا کرو کیونکہ مزاج شناسی کے بغیر بھی (دعوت الی اللہ) نہیں ہو سکتی۔ مزاج شناسی بھی (دعوت الی اللہ) کے لئے ایک اہم گُر ہے۔ تو پھر تمہارا وعظ جو ہے وہ اعلیٰ ہو سکتا ہے، تمہاری جو (دعوت الی اللہ) ہے وہ پُرحکمت ہو سکتی ہے۔ تب تم موعظہ حسنہ پر عمل کرنے والے ہو سکتے ہو۔ موعظہ حسنہ کا کا مطلب یہ ہے کہ ایسی بات جو دل کو نرم کرے۔

پس حکمت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے جو بات ہو وہ دلوں کو نرم کرتی ہے۔ یہاں مختلف قومیں آباد ہیں ان کے لئے مختلف طریق سوچنے ہوں گے کہ کس طرح ان کو احسن رنگ میں (دعوت الی اللہ) کی جائے۔ اس کی طرف بھی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرما دی ہے کہ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَن۔ یعنی (دعوت الی اللہ) ایسی احسن دلیل اور حکمت کے ساتھ ہو، تمہاری نصیحت ایسی دل کو لگنے والی ہو کہ دل نرم ہونے شروع ہو جائیں۔ (دعوت الی اللہ) کرنا ہر احمدی کا کام ہے۔ باقی اسے پھل لگانا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ ہدایت فرمانا خدا تعالیٰ کا کام ہے لیکن اس کام کے لئے جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا اپنی حالتوں کو بدلنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ تبھی بات اثر کرتی ہے۔ تبھی دلیلیں کارگر ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر نصیحت کرنے کے طریق کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ:

’’جسے نصیحت کرنی ہو اُسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (النحل 126) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرزِ کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 104 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ حکمت سے بات کرنا آپس میں بھی ضروری ہے اور (دعوت الی اللہ) کے لئے بھی ضروری ہے۔ تربیت کے لئے بھی ضروری ہے اور دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے بھی ضروری ہے۔ (دعوت الی اللہ) کے راستے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کھول دیئے۔ اس سے فائدہ اُٹھانا اور ایک ہو کر ایک مہم کی صورت میں (دعوت الی اللہ) کے میدان میں اترنا اب افرادِ جماعت کا کام ہے۔ آپ پر منحصر ہے کہ کس حد تک اس کو بجا لاتے ہیں۔ اخباروں نے تو (بیت) کے حوالے سے خبریں لگا دیں کہ (دین حق) نے جھنڈے گاڑ دیئے۔ خلیفہ نے کہا کہ سترھویں صدی میں مسلمانوں کو یہاں سے نکالا گیا تھا اب ہم نے واپس یہاں آنا ہے۔ لیکن صرف ان خبروں سے تو ہمارا مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ اس سے ملتی جلتی خبریں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے حوالے سے بھی اخباروں میں شائع ہوئی تھیں جب (بیت) بشارت پیدرو آباد کا افتتاح ہوا تھا۔ لیکن جائزہ لیں۔ کیا گزشتہ تیس سال میں ہم نے کچھ حاصل کیا۔ پس ترقی کرنے والی قومیں اخباری خبروں سے خوش نہیں ہوتیں۔ مقصد حاصل کرنے والی قومیں ریسپشن میں یا دوستوں کی مجالس میں مہمانوں کے جذباتی اظہار سے خوش نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ اپنے جائزے لیتی ہیں۔ نئے نئے پروگرام بناتی ہیں۔ آپس میں ایک اکائی بن کر نئے عزم کے ساتھ اپنے پروگراموں کو عملی جامہ پہناتی ہیں۔ اور اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتیں جب تک اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لیں۔ چھوٹی چھوٹی باتیں اُن کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس ٹوہ میں نہیں رہتیں کہ امیر جماعت نے یا صدر جماعت نے میرے متعلق کیا بات کی تھی بلکہ ایسی باتیں پہنچانے والوں کو ترقی کرنے والے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مَیں نے تو زمانے کے امام کے ساتھ عہدِ بیعت باندھا ہوا ہے اور اُسے میں نے پورا کرنا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ ان باتوں کی طرف توجہ تو میرے خیالات کو منتشر کر دے گی اور مَیں اپنے مقصد کو بھول جاؤں گا۔ اپنے ہم وطنوں کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے میں یہ باتیں آپس کی چپقلشیں روک بن جائیں گی۔ میرے سے تفرقہ کا اظہار ہوگا۔ اس طرح میں اپنی دنیا و عاقبت برباد کرنے والا بن جاؤں گا۔ پس اگر تمہیں میرے سے ہمدردی ہے، اگر تمہیں جماعت سے ہمدردی ہے تو یہ باتیں مجھ تک نہ پہنچاؤ بلکہ کسی شخص کو بھی ان کے بارے میں جو باتیں تم سنو، وہ نہ بتاؤ کیونکہ یہ چغلی کے زمرہ میں آتی ہیں۔ اگر یہ سوچ ہر احمدی کی، ہر (مربی) کی، ہر عہدیدار کی ہو جائے گی تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب کے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ پس ہر سطح پر یہ عزم کریں، چاہے وہ خادم ہیں یا انصار ہیں یا لجنہ کے ممبر ہیں کہ میں نے (دین حق) کی سربلندی کی خاطر ہر قسم کے تفرقے کو ختم کرنا ہے اور ہر قسم کی رنجشوں اور فتنوں کو جڑ سے اکھیڑنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

گزشتہ جمعہ میں نے (بیت) کی تعداد کے لحاظ سے ذکر کیا تھا۔ ٹیکنیکلی تو اتنا ہی ہے جو مَیں نے بتایا تھا لیکن مختلف ہالز میں جو capicity ہے، اس کے مطابق کم از کم چھ سو سے اوپر نمازی یہاں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اس (بیت) کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا:

ایک دعا کی تحریک بھی کرنی چاہتا ہوں۔ نوابشاہ کے ہمارے ایک مخلص احمدی دوست، جو پیشہ کے لحاظ سے وکیل بھی ہیں، دو دن پہلے وہ اپنی دکان سے آ رہے تھے تو مخالفین نے گولیوں کے فائر کر کے ان کو شدید زخمی کر دیا۔ وہ critical حالت میں ہیں۔ ابھی کراچی میں ہسپتال میں ہیں۔ ڈاکٹر کچھ عرصہ، آئندہ چند دن اور دیکھیں گے تب بتایا جا سکتا ہے کہ خطرے سے باہر ہیں کہ نہیں ہیں۔ اُن کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

نظارت تعلیم کے سکولز کا نصاب اور فراہمی کتب

نئے تعلیمی سال کے لئے کتب ربوہ کے درج ذیل بک ڈپوز پر دستیاب ہوں گی۔ طاہر بک ڈپو، ظفر بک ڈپو، ذیشان بک ڈپو، نوبل سٹیشنری اینڈ بک ڈپو، فینسی بک ڈپو، Zee مارٹ سٹیشنری اینڈ بک ڈپو، شمیم بک ڈپو، لطیف بک ڈپو
براہ مہربانی نوٹ فرمالیں کہ صرف آکسفورڈ پریس کی تمام کتب 10% رعایت کے ساتھ ان بک سٹورز پر موجود ہوں گی۔ کتابوں کے نام اور قیمت درج ذیل ہیں۔

Class	English	Urdu	Math	Islamiyat	Comp.Sc	Social St /Pk Studies	Science	Physics	Chemistry	Biology
Prep	Introductory Oxford Progressive (Eleanor Watts)	آکسفورڈ کے۔جی طلباء کے لئے چنبیلی فوزیہ احسان فاروقی	Oxford New Countdown (Primer B)	::::	:::	:::	:::	::::	::::	::::
	230	149	207							
One	Oxford Progressive 1 (Eleanor Watts)	آکسفورڈ پہلی جماعت کے لئے موتیا فوزیہ احسان فاروقی	Oxford Countdown 1 Second Edition	آکسفورڈ پہلی جماعت کیلئے رضوان احمد	:::	Oxford Social Studies 1 (Nicholas Horsburgh)	Oxford Primary Science 1 (Nicholas Horsburgh)	::::	::::	::::
	230	153	216	90		230	216			
Two	Oxford Progressive 2 (Eleanor Watts)	آکسفورڈ دوسری جماعت کے لئے گیندا فوزیہ احسان فاروقی	Oxford Countdown 2 Second Edition	آکسفورڈ دوسری جماعت کیلئے غلام محی الدین	:::	Oxford Social Studies 2 (Nicholas Horsburgh)	Oxford Primary Science 2 (Nicholas Horsburgh)	::::	::::	::::
	230	158	221	90		230	216			
Three	Oxford Progressive 3 (Chris Jacques)	آکسفورڈ تیسری جماعت کے لئے سدابہار فوزیہ احسان فاروقی	Oxford Countdown 3 Second Edition	آکسفورڈ تیسری جماعت کیلئے غلام محی الدین	:::	Oxford Social Studies 3 (Nicholas Horsburgh)	Oxford Primary Science 3 (Nicholas Horsburgh)	::::	::::	::::
	239	162	225	90		230	221			
Four	Oxford Progressive 4 (Chris Jacques)	آکسفورڈ چوتھی جماعت کے لئے نرگس فوزیہ احسان فاروقی	Oxford Countdown 4 Second Edition	آکسفورڈ چوتھی جماعت کیلئے صوفیہ یزدانی	:::	Oxford Social Studies 4 (Nicholas Horsburgh)	Oxford Primary Science 4 (Nicholas Horsburgh)	::::	::::	::::
	243	167	230	90		239	221			
Five	Oxford Progressive 5 (Chris Jacques)	آکسفورڈ پانچویں جماعت کے لئے گل لالہ فوزیہ احسان فاروقی	Oxford Countdown 5 Second Edition	آکسفورڈ پانچویں جماعت کیلئے اسما سعید	:::	Oxford Social Studies 5 (Nicholas Horsburgh)	Oxford Primary Science 5 (Nicholas Horsburgh)	:::::	::::	::::
	248	176	234	90		239	230			
Six	Oxford Progressive 6 (Rachel Redford)	آکسفورڈ چھٹی جماعت کے لئے چمپا فوزیہ احسان فاروقی	Oxford Countdown 6 (New Edition)	آکسفورڈ چھٹی جماعت کیلئے فرحت جہاں	Oxford Right Byte 1 (Samrina Anwar Farah Naz)	Oxford Social Studies 1 For Pakistan (Peter Moss)	Oxford Secondary Science 1 (Terry Jennings)	::::	::::	::::
	419	180	243	95	207	216	261			
Seven	Oxford Progressive 7 (Rachel Redford)	آکسفورڈ ساتویں جماعت کے لئے سورج مکھی فوزیہ احسان فاروقی	Oxford Countdown7 (New Edition)	آکسفورڈ ساتویں جماعت کیلئے غلام محی الدین	Oxford Right Byte 2 (Samrina Anwar Abdul Jawad Rasheed)	Oxford Social Studies 2 For Pakistan (Peter Moss)	Oxford Secondary Science 2 (Terry Jennings)	::::	::::	::::
	419	185	252	95	207	225	266			
Eight	Oxford Progressive 8 (Rachel Redford)	آکسفورڈ آٹھویں جماعت کے لئے کنول فوزیہ احسان فاروقی	Oxford Countdown 8 (New Edition)	آکسفورڈ آٹھویں جماعت کیلئے فرحت جہاں	Oxford Right Byte 3 (Samrina Anwar Abdul jawad Rasheed)	Oxford Social Studies 3 For Pakistan (Peter Moss)	Oxford Secondary Science 3 (Terry Jennings)	::::	::::	::::
	428	189	257	95	207	230	270			
Nine	Oxford Progressive 9 (Rachel Redford)	اے۔کے۔یو نویں جماعت کیلئے نظم ونثر	PTB	PTB	A Text Book Computer Science (by) M.Tahir.Hassan (National Book Foundation)	Introduction to Pakistan Studies Ikram Rabbani	:::::	PTB	PTB	PTB
	545									
Ten	Oxford Progressive 10 (Rachel Readford)	اے۔کے۔یو دسویں جماعت کیلئے نظم ونثر	PTB	PTB	A Text Book Computer Science (by) M.Tahir.Hassan (National book Foundation	Introduction to Pakistan Studies Ikram Rabbani	:::	PTB	PTB	PTB
	545									

(نظارت تعلیم)

ضرورت چوکیدار

مکرم عبدالباسط صاحب صدر محلہ رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
ہمارے محلّہ کو ایک سیکورٹی گارڈ / چوکیدار کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر 45 سال تک ہو۔ اسلحہ لائسنس ذاتی ہو۔ سابقہ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔
رابطہ صدر محلہ رحمٰن کالونی فون: 0300-7705078

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع فیصل آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

''نقوش جاوداں''

از: عبدالسلام اختر ایم اے

(1916-1975)

تعارف: مکرم عبدالسلام اختر ایم اے کا شمار جماعت کے کہنہ مشق شعراء میں ہوتا ہے۔ آپ کی شاعری کا بیشتر حصہ جماعتی کلام پر مشتمل ہے۔ اس کلام میں وہ نظمیں بھی شامل ہیں جو سیرت حضرت مسیح موعود کے بعض مشہور واقعات پر مشتمل ہیں ۔ جملہ احباب جماعت کی دیرینہ خواہش تھی کہ اختر صاحب کے کلام کو کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔ سو اب اختر صاحب کا کلام کتابی صورت میں دستیاب ہے۔ الحمدللہ

بنیادی طور پر اس کلام کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ۔ مطبوعہ کلام کے ساتھ حوالے درج کردیئے گئے ہیں جبکہ غیر مطبوعہ کلام آپ کی ذاتی بیاض سے حاصل کیا گیا ہے۔ مرتبین نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ اس ضمن میں کوئی بے احتیاطی نہ ہونے پائے۔

اس کتاب میں شامل نظمیں مختصر لیکن بہت گہرے مضامین اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اختر صاحب کی شاعری ایک قدرتی رنگ لئے ہوئے دل پر اثر کرتی ہے۔ وہ لوگ جو عمدہ شاعری کو پسند کرتے ہیں ان کے لئے یہ کتاب یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگی ۔ ربوہ کے معروف بک سٹالز پر دستیاب ہے۔

☆..........☆..........☆

Skylite کے زیراہتمام تقریب تقسیم انعامات

مورخہ 12۔اپریل 2013ء کو سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی گولبازار ربوہ کی جانب سے تقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی جس میں مختلف کورسز میں پاس ہونے والے طلباء کو شیلڈز اور سرٹیفکیٹس تقسیم کئے گئے۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا نظم کے بعد سکائی لائٹ کمیونیکیشن کیلیفورنیا امریکہ کے سربراہ جناب ادریس منیر صاحب کی جانب سے امریکہ سے انسٹیٹیوٹ کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا۔ بعدازاں انسٹیٹیوٹ کے ایڈمنسٹریٹر مکرم شیخ غلام احمد جاوید صاحب کی جانب سے ایک جائزہ رپورٹ پیش کی گئی جس میں بتایا گیا کہ سکائی لائٹ کمیونیکیشن اور سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے نوجوانوں کو تعلیم اور روزگار فراہم کرنے میں کوشاں ہیں۔

مہمان خصوصی محترم نصیب احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ نے کامیاب طلباء میں سرٹیفکیٹس اور شیلڈز تقسیم کیں محترم مہمان خصوصی نے طلباء کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا دعا کے بعد اس تقریب کا اختتام ہوا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21 مئی

طلوع فجر	3:39
طلوع آفتاب	5:06
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:04

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
ہمارے ہاں کولر گیزر، واٹر کولر، واٹر پمپس، سٹیبلائزر، رائل فین، پاک فین اور بھی فین کی مکمل ورائٹی نیز اعلیٰ کوالٹی کے یوپی ایس تیار اور بیٹریاں بھی دستیاب ہیں ہر قسم کی ریپئرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
فیکٹری اینڈ شوروم 1-B/16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-35114822,35118096,03004026760

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
H2-278 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما : صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یوپی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

فاران ریسٹورنٹ
نہایت عمدہ ماحول اور لذیذ کھانوں کا مرکز
چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، قوفتے، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن تکہ، چکن پیس، چپل کباب شامی کباب، سیخ کباب، **بون لیس فش** اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہیں۔
عصر کے بعد پکوڑے، سینڈوچ، چکن پکوڑا اور چائے کا بھی انتظام ہے۔
☆ **سپیشل پیکج** ☆ فی کس کھانا صرف 100 روپے میں دستیاب ہے۔ جس میں دال، سبزی کٹلس اور چکن قورمہ شامل ہوگا۔
اوقات: شام 5 بجے تا 10:30 بجے رات
فاران ریسٹورنٹ مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ دارالرحمت غربی ربوہ
فون: 0476213653 موبائل: 0333-9790392

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

قد بڑھاؤ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہوجاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

GERMAN
جرمن لینگوئج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ رقبہ 15 مرلے برائے فروخت ہے
پانی بجلی گیس کی سہولت موجود ہے
دارالعلوم شرقی بالمقابل بیت الاحد ربوہ
رابطہ: 0341-6677107,0333-7212717

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961